- کیا دور حاضر میں تین سے زائد کپڑے ضرورت ہے؟
- بنجر زمین پر زکوۃ اور قربانی کا حکم
- بنجر، زرعی اور خالی پلاٹ پر زکوۃ اور قربانی کا حکم
- کسی خاتون کے پاس کچھ سونا ہو اور کچھ کرنسی ہو، تو زکوۃ اور قربان کا حکم
- کسی کے پاس رہائشی مکان کے علاوہ ذاتی مکان ہو، تو زکوۃ اور قربانی کا حکم
- باپ اور بیٹوں کا مشترکہ کاروبار ہو، بیٹے صرف معاون ہو، تو قربانی کا حکم

بسم الله الرحمن الرحيم

کیافرماتے ہیں علماء کرام درجہ ذیل کے بارے میں :

- تین سے زائد جوڑے کسی کے پاس ہو وہ تو وہ صدقہ فطر واضحیہ کے نصاب میں شمار ہوں گے ؟
- بنجرزمین جس سے پیداوار نہیں نکلتی اور گھر کا خرچہ مزدوری وغیرہ سے پوراہوتاہواور چاندی کے برابر قیمت رکھتی ہو توکیاایسے شخص پر صدقہ فطر واضحیہ واجب ہوں گے ؟
- ہمارے معاشرے میں اکثر عورتوں کے پاس کچھ سونااور نقدی ہوتی ہیں تو وہ عورتیں صاحب نصاب کہلائیں گی اور صدقہ فطر واضحیہ نہ کرنے کی وجہ سے گناہ گار ہوں گی ؟
- ایک ادمی کرایہ کے مکان میں رہائش پذیر ہےاور دوسرے الگ مکان کا مالک ہے جس کی قیمت ساڑھے باون تولے چاندی کے برابر ہے، توکیاوہ صاحب نصاب کہلائے گا؟
- باپ اور بیٹوں کے مشترک کاروبار جب بیٹے معاون ہوں،جب بیٹاموٹرسائیکل اور موبائل وغیرہ خریدتاہو۔کیا اس پر صدقہ فطراوراضحیہ دونوں واجب ہوں گے ؟

الجواب حامداومصليا

- تین سے زائد قابل استعمال کپڑے جوفخر ریاونمود کے طورپر نہ ہوں،تواس کا استعمال نہ صرف جائزبلکہ مستحب ہےاورنہ ہی جمہورعلماء کے مطابق اس پراضحیہ یاصدقہ فطرواجب ہے۔صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں ایسے صحابہ تھے،جن کے پاس قیمتی کپڑے اور تین سے زائد ہوتے تھے،تابعین میں سے بہت سے محدثین ایسے گزرے ہیں ،جو درس حدیث کے لیے روزانہ نئے کپڑے پہنتے تھے۔اورارشادنبوی کے مفہوم کے مطابق:اللہ تعالی جس کو رزق کی وسعت سے نوازے،اس پر نعمتوں کے اثرات کو پسند کرتاہے۔

(باب كراهة مازاد على الحاجة من الفراش واللباس)

" قوله صلى الله عليه و سلم (فراش للرجل وفراش لامرأته والثالث للضيف والرابع للشيطان) قال العلماء معناه أن مازاد على الحاجة فاتخاذه انما هو للمباهاة والاختيال والالتهاء بزينة الدنيا وما كان بهذه الصفة فهو مذموم."

(شرح المسلم للنوی،باب كراهة مازاد على الحاجة من الفراش)

حدیث کی تشریح میں علامہ نوویؒ اوردیگر شراح نے یہ تصریح کی ہے کہ اگرچہار سے زائد بستر ہو،تو درست ہے،بشرطیکہ تکبر اور نمود کے لیے نہ ہو۔

’’وکذالوکان لہ کسوۃالشتاء ،تساوی ماتی درھم ،وھولایحتاج الیھا فی الصیف یجوز لہ اخذالزکوۃ۔‘‘

(خلاصۃ الفتاوی ،کتاب الزکوۃ)

بہشتی زیور میں حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اگر کسی کے پاس رہنے کا بھاری گھرہے اگربیچاجائےتوہزار،پانچ سو کا ہےاورپہننے کے بڑے قیمتی کپڑے ہیں ۔۔۔۔اورخدمت کے لیے دوچارخدمت گارہیں، گھرمیں ہزار پانچ سوکا ضروری اسباب بھی ہیں،توان میں زکوہ واجب نہیں ہے۔

تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو:ج ۳،ص۲۵

"إن هذا حاجة عامة وضرورة والضرورة تقدر بقدرها والتضييق في هذا الأمر أيضا خلاف ليسر الإسلام وسعته ومرونته وصلوحيته لكل زمان ومكان . فالأفضل فيما أرى وترون حفظكم الله وأنتم العلماء المنصفون أن نبتغي بين ذلك سيرا وسطا لا هو إلى الإفراط ولا هو إلى التفريط كما ذكر المنصور للإمام مالك حين قال له : اكتب كتابا تبتعد فيه عن رخص ابن عباس وعن شدائد ابن عمر ، وعن شواذ ابن مسعود ووطئه للناس توطئا وفيما ذكرت لعله يكون الوسط ، لعله، أما فيما ذكره أخي وجاري جار الرضى الأستاذ الدكتور محمد عطا السيد في قضية أنه ياهل ترى ؟ هل هذا فيما يفيض عن الحاجة أم لا يفيض ؟ أقول : هذا السؤال ربما يكون في غير محله لأسباب .منها أن الأغنياء شحوا عن دفع الزكاة فكيف يفيض المال ؟ نحن في واقع اجتماعي أليم ، إن الذي يدفع الزكاة في البلاد الإسلامية عامة مع اختلاف الأقطار فيما بينها اختلافا طفيفا لا يتجاوز بحد غير مبالغ فيه 40 أو 50 % إن يكن أقل فكيف نتصور في هذا العصر أن يفيض المال عن حاجة الفقراء . نحن اليوم في عصر شحت الأغنياء فيه في واقع نريد أن نعالجه كما هو عليه لا حينما تقوم الدولة الإسلامية في العالم الإسلامي ويصيرللناس إمام واحد وخليفة واحد وتوزع أموال الزكاة كما وزعت في عهد عمر بن عبد العزيز . لا . في ذلك الوقت له وضع آخر وحل آخر . نريد أن نعالج مرضًا خطيرا وهو أن الفقراء إذا لم نتبين هذه الحلول الواقعية اليوم أنهم سيدخلون زمرازمرا في أفكار إلحادية مناقضة للإسلام تحت اسم حل مشكلة الفقر وما إلى ذلك مما تعلمونه بالإشارة فضلا عن العبارة . أستغفر الله وأقول قولى هذا والحمد لله رب العالمين ".

(مجلۃ فقہ الاسلامی)

خلاصہ یہ ہے :کہ لوگوں کی حالت کے اختلاف سے ضرورتیں بھی مختلف ہوتی ہیں،جن لوگوں کی ضرورت تین کپڑوں سے پوری ہوتی ہو،ان کے لیے تین سے زائد کپڑے ضرورت سے زائد شمارہوں گے۔ویسا بھی تین کی قیدعلامہ قاضی خان رحمہ اللہ سے پہلے کسی نے نہیں لگائی ہے ہے۔592ہجری میں علامہ قاضی خان رحمہ اللہ کی وفات ہے۔

- زمین کی تین صورتیں ہیں:

- تجارت کے لیے:اس کی قمیت پر زکوہ واجب ہے۔

- زراعت کے لیے: اس کی آمدن پر زکوہ،اضحیہ اور صدقہ فطر واجب ہے۔بشر طیکہ نصاب کو پہنچے۔
- بنجر زمین: اس کی مالک پر زکوہ واجب نہیں ہے،البتہ بنجر زمین کے مالک پر صدقہ فطر اور اضحیہ دونوں واجب ہیں۔

❖ سونا، چاندی اور مال تجارت پر زکوہ کی تفصیل حسب ذیل ہیں:

صرف سونا: ساڑھے سات تولہ یا 87 گرام۔

صرف چاندی: ساڑھے باون تولہ یا 612 گرام۔

صرف مال تجارت: ہر وہ مال جو نامی ہو اور تجارت کے لیے ہو۔

سونا، چاندی، نقود اور مال تجارت کا مجموعہ: اگر ایک مال کا نصاب بقدر زکوہ نہ ہو، لیکن سونے یا چاندی کے ساتھ کچھ نقد رقم ہو، تو ان کا مجموعہ سونے یا چاندی میں سے کسی ایک کے نصاب کو پہنچتا ہو، تو زکوہ کے وجوب میں حسب ذیل تفصیل ہے۔

بعض علماء مخلوط مال کی صورت میں سونے کو معیار قرار دیتے ہیں اور وہ اس لیے کہ چاندی کے نصاب کو معیار بنانے کی صورت میں زکوہ دہندہ پر ظلم ہے، جب کہ سابقہ ادوار میں سونے اور چاندی کا اتنا بڑا فرق نہیں تھا اور آج کے دور میں کافی فرق ہو چکا ہے۔یہ قول علامہ ابوزہرہ اور علامہ حسن رحمہما اللہ کا ہے اور اسی قول کو علامہ یوسف قرضاوی نے معتدل قرار دیا ہے۔ جب کہ جمہور علماء نے چاندی کو مدار ٹھہرایا ہے اور وہ اس لیے کہ چاندی کا نصاب منصوص ہے اور فقراء کے لیے زیادہ نفع بخش ہے۔یہی قول احناف کا مفتی بہ ہے۔ البتہ صاحبین اجزا کا اعتبار کرتے ہیں، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ چاندی کی قیمت کا اعتبار کرتا ہے۔

واضح رہے: زکوہ کا فلسفہ غریب کو بہتر زندگی مہیا کرنا اور اللہ تعالی کی نعمتوں سے ان کی غربت کا اپنی وسعت کے مطابق خاتمہ کرنا۔اس مقصد کو مد نظر رکھتے ہوئے نصاب کو انفع للفقراء یعنی چاندی کا نصاب مقرر کیا جانا چاہیے۔

مزید یہ ہے کہ فتوی امام صاحب کے قول پر دیا جائے، یا صاحبین کے قول پر دیا جائے، بالفاظ دیگر قمیت کا اعتبار ہو گا یا اجزاء کا اعتبار کیا جائے؟ موجودہ حالت میں سونے اور چاندی کی قیمتوں میں انتہائی زیادہ فرق کی وجہ سے اجزا کے اعتبار کرنے سے آسانی ہو گی:

ایک تو اس لیے کہ قیمت کی صورت میں نصاب بہت کم ہے اور مہنگائی عروج پر ہے، جس سے خود صاحب نصاب اپنی ضرورتیں پوری کرنے سے قاصر ہو گا

اور دوسرا یہ ہے کہ فقہ حنفی سے خروج بھی نہ ہوگا۔

اجزا کی تفصیل یوں ہے:

ساڑھے سات تولہ پر ساڑھے باؤن تقسیم کرنے سے حاصل سات ہوگا۔لہٰذا اگر سونا صرف سات تولہ ہو، تو چاندی کا ساڑھے تین تولہ یا اس کی قیمت ہونے سے زکوہ واجب ہوگی، اسی طرح اگر سونا ساڑھے چھ تولہ ہو، تو چاندی سات تولہ یا اس کی قیمت ہونے سے زکوہ واجب ہوگی۔

نوٹ: فتاوی عثمانیہ اور جامعہ دارالعلوم اکوڑہ خٹک نے بھی بوجہ آسانی صاحبین کے قول پر فتوی دیا ہے۔

<u>یاد رہے: یہاں حوالوں کی ضرورت نہیں ہے، کتب فقہ میں نصاب کا ذکر ہر متن و شرح میں ہے، ضرورت تطبیق کی ہے، کہ دور حاضر کی مہنگائی اور سونے و چاندی کی قیمتوں میں زیادہ فرق کی وجہ سے کس کو نصاب کا معیار قرار دیا جائے؟</u>

❖ کرایہ کے مکان میں رہائش پذیر شخص کے پاس ذاتی مکان کا ہونا:

رہائش کے مکانات ایک سے زائد بھی ہو سکتے ہیں۔مثلا: ایک شخص کا رہائشی مکان پشین میں ہے اور یہاں ان کی فیملی رہائش پذیر ہیں اور اسی شخص کا کراچی میں کاروبار ہے وہاں انہوں نے رہائش کی خاطر مکان بنایا ہے۔سابقہ ادوار میں تجارت کی شکلیں سادہ تھیں، عموما لوگ ایک ہی گھر کو اپنا مسکن بناتے تھے۔لہٰذا موجودہ ترقی یافتہ تجارتی شکلوں کی رو سے مسئلہ قدر تفصیل طلب ہیں:

- اگر ذاتی دو مکانات ہوں اور دونوں میں رہائش ہو تو دونوں ضرورت میں شمار ہوں گے۔لہٰذا نہ ہی صدقہ فطر واجب ہوگا اور نہ ہی اضحیہ واجب ہوگا۔
- دو مکانات ہوں فی الحال ایک میں رہائش رکھتا ہو، جب کہ دوسرا بھی ضرورت ہی خاطر تیار کیا ہو، تب بھی دونوں حاجات اصلیہ میں شمار ہوں گے۔
- ایک مکان میں رہائش ہو، جب کہ دوسرا زیر تعمیر ہو، سیمنٹ، بجری اور سریا وغیرہ تعمیر کی خاطر رکھا ہو، تب بھی دونوں حاجات اصلیہ ہی میں شمار ہوں گے۔
- کرایہ کے مکان میں رہائش ہو اور ذاتی مکان بھی ضرورت کی خاطر ہو، تب بھی یہ مکان حاجت اصلیہ میں شمار ہوگا۔

نوٹ: مذکورہ بالاصورتوں میں سے کوئی ایک نہ ہو،توایسی صورت میں صدقہ فطراوراضحیہ واجب ہوں گے۔مثلا: ضرورت سے زائدکوئی مکان ہو،یاکرایہ کے مکان میں رہتاہو،اپناذاتی مکان ہواوراس سے کسی قسم کی ضرورت وابستہ نہ ہو،توصدقہ فطراوراضحیہ دونوں واجب ہوں گے ،بشرطیکہ قیمت نصاب تک پہنچتی ہو۔

تفصیل کے لیے : مشترکہ خاندانی نظام اور اس کے متعلق شرعی مسائل واحکام

❖ بیٹے باپ کے معاون ہوں اورذاتی موٹرسائیکل یاموبائل ساتھ ہو:

بیٹے معاون ہو،تو جائیداد باپ ہی کاشمار ہوگی،صرف اختیارات یاتعاون سے چیزملک میں نہیں آتی ہے۔اوردوسرا یہ ہے کہ موٹرسائیکل یاموبائل استعمال کے لیے ہوتو حاجت اصلیہ ہونے کی وجہ سے زکوہ،صدقہ فطریااضحیہ واجب نہ ہوگا۔اگرچہ بیٹے کی ذاتی ملک کیوں نہ ہو۔

واللہ اعلم بالصواب۔

سید کلیم اللہ حرمزئی۔